بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۱؍

جلد ۴۸/۱۳ ۱۲ فتح ۱۳۳۸ھش ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۱ دسمبر بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

کشمیر کے مسئلہ کا ابھی تک حل نہ ہونا اقوام متحدہ کیلئے بدنامی کا باعث ہے

مغربی پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن سے مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد کا خطاب

لاہور ۱۱ دسمبر۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد نے کل یہاں ایک تقریر کے دوران اس امر پر زور دیا کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی نیک نامی کے حق میں ایک داغ اور دھبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اس خصوصی ڈنر اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ جس کے انعقاد کا اہتمام مغربی پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن کی طرف سے "یوم حقوق انسانی" کی گیارھویں سالگرہ منانے کی غرض سے فلیٹیز ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ دور حاضر میں انجمن اقوام متحدہ کی اہمیت اور اس کی افادیت کا اندازہ اس کے زبانی دعاوی کی روشنی میں نہیں بلکہ اس کے عمل و کردار کی روشنی میں ہی لگایا جاسکتا ہے۔ اس موقر عالمی تنظیم کی نیک نامی شہرت اور وقار کو اس حصہ عالم میں یقیناً اس بنا پر شدید صدمہ پہنچا ہے کہ یہ تنظیم ابھی تک اہل کشمیر کو ان کا حق خود ارادیت دلانے میں ناکام رہی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حقوق انسانی کا چارٹر جسے آج سے گیارہ سال قبل منظور کیا گیا تھا۔ ایک عظیم الشان اور بے مثل مسودہ ہے۔ اور بلاشبہ مستقبل میں دنیا کی قسمت کے فیصلہ کا انحصار اسی پر ہے۔ اس کا بنیادی نظریہ یا تصور بنی نوع انسان کی عزت وقار اور اخلاقی اقدار پر ان کے ایمان و یقین سے عبارت ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ یہ چارٹر جن اصول کا آئینہ دار ہے یا جن بنیادی نظریات کی یہ نشان دہی کرتا ہے وہ نئے نہیں ہیں۔ آج سے قریباً چودہ سو سال قبل نوع انسان کی تاریخ میں سب سے پہلے بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی اصولوں اور بنیادی نظریات کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ اور بنی نوع انسان کو رنگ و نسل کی تفریق مٹانے اور دوسروں کے نظریات کو سننے اور اپنے اندر رواداری کا جذبہ پیدا کرنے کی تعلیم دی تھی۔ آپ نے فرمایا اسلام سراسر امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے انسانیت کے وقار اور اس کی حقیقی فلاح و بہبود پر بہت زور دیا ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

عدن کے السید عبد اللہ محمد عثمان الشبوطی اور ان کے بعض افراد خاندان کی

ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۱۱ دسمبر۔ آجکل۔ جماعت احمدیہ عدن کے دو ممتاز رکن السید محمد عبد اللہ الشبوطی اور ان کے بھائی السید سلطان محمد عثمان الشبوطی معہ اہل و عیال ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ وہ مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک کراچی ہوتے ہوئے ربوہ پہونچے تھے۔ یہ سب صاحبان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے نیز جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان کے فرزند عبد اللہ محمود الشبوطی صاحب گزشتہ سات سال سے ربوہ میں مقیم ہیں اور خدمت اسلام کی غرض سے علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

امریکی طرز حکومت پر ایک اہم لیکچر

ربوہ۔ مورخہ ۱۲ دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد محمود محلہ دار الصدر جنوبی میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر "امریکی طرز حکومت پر تبصرہ" کے زیر عنوان نصف گھنٹہ خطاب فرمائیں گے۔ بعد میں نصف گھنٹہ تک سوال و جواب کی اجازت ہوگی۔ احباب کثرت سے تشریف لاکر جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ وسیم اللہ پال سکرٹری امور عامہ دار الصدر جنوبی)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۱ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات کچھ درد کی تکلیف ہوگئی جس کے باعث بے چینی رہی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

ضروری اعلان

نہایت افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ اعلان کے خلاف محمد دین صاحب سفری مرحوم کی نعش کو بعض مجبوریوں کی وجہ سے ربوہ نہیں لایا جاسکا۔ ان کے لواحقین مطلع رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ سلسلہ کے نہایت مخلص کارکن تھے اور وقف جدید کے بہترین معلمین میں سے تھے۔

(ناظم تعلیم وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

اللہ تعالیٰ کا احسان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جو آپ نے ۲۷ اپریل ۱۹۵۶ء میں بمقام احمدیہ مسجد مری میں ارشاد فرمایا تھا اور جو الفضل مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا ہے ایک نہایت اہم خطبہ ہے اور ہمیں یقین ہے کہ احباب نے اس کو غور سے پڑھا ہوگا۔ یہ ایسا خطبہ ہے کہ چاہیئے کہ ہر احمدی کے ہر وقت پیش نظر رہے اور مساجد اور اجتماعات میں بار بار پڑھا جائے کیونکہ اس خطبہ میں جماعتوں کی زندگی کا اصول پیش کیا گیا ہے

اس نہایت اہم اور عظیم خطبہ میں حضور نے بتایا ہے کہ کس طرح محبت ہمدردی اور شفقت قوموں اور جماعتوں کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بنیاد کا حکم رکھتی ہے آپ نے شروع ہی میں بتایا ہے کہ

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے اگر یہ انعام ہماری طرف سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۸) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اسی طرح بھائیوں بھائیوں کی جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالیٰ کی دین سے پیدا ہوتی ہے دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کرکے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں:"

جیسا کہ اس خطبہ میں وضاحت سے بتایا گیا ہے۔ جو محبت باہم صحابہ کرامؓ کے درمیان تھی اور جو محبت صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھی یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کام کے لئے کسی جماعت کو کھڑا کرتا ہے تو اس کے ارکان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ ہی باہم ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے اور امام وقت کے لئے بھی جماعت کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی لئے فرمایا ہے کہ

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کرکے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں"

یہ امر ایسا ہے جس کو ہم دیکھتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کو اپنے امام اور اپنے مرکز سے وہ محبت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیہ متذکرہ میں فرمایا ہے۔ یہی جماعت ہے جس کا ہر رکن اپنے مرکز قادیان اور اسلام کے اولین مرکز دل مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے دلی محبت رکھتا ہے۔ پھر یہی جماعت ہے جو اپنے نئے مرکز ربوہ سے بھی محبت رکھتی ہے۔ یہ تمام مراکز جماعت کے لئے مقدس مقامات ہیں اور ان سب کی محبت اس کے دلوں میں موجود ہے یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بہت بڑا احسان ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے امام سے فدائیت کی حد تک محبت رکھتی ہے اور ہر سچا احمدی دل وجان سے آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی احسان ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ یہ محبت جماعتوں کی زندگی میں کیا کام کرتی اور کس طرح بڑے بڑے کارنامے صرف اسی محبت کے باعث سرانجام پا جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے خطبہ کے شروع ہی میں عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی کا جو دل سے مسلمان تھے مگر کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا کارنامہ بطور مثال پیش فرمایا ہے۔ یہ محبت ہی تھی جس نے اسکو ایسی تدبیر سوجھائی اور اس تدبیر کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دی جس سے جنگ احزاب جیسی غیر متزلزل اور خطرناک جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

جنگ احزاب کی فتح کا ایک پہلو تھا حقیقت یہ ہے کہ جنگ احزاب عام طور پر اس بے پناہ محبت کا مظاہرہ تھا جو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تھی اور جو ان سب کو اپنے آقائے دو جہاں کے ساتھ اور اپنے نئے مرکز مدینہ منورہ کے ساتھ تھی۔ یہ اس دوگونہ محبت کا نتیجہ تھا کہ حملہ آوروں کی ۲۴ ہزار فوج کا مقابلہ صرف بارہ سو مسلمانوں نے کیا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بے پناہ محبت اللہ تعالیٰ کا ہی احسان تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی نے باہمی محبت کا یہ معجزہ دکھایا کہ آج تک دنیا حیرت زدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گویا باہمی محبت کا یہ شہ کار پیش کیا ہے۔ ایک عظیم نمونہ پیش کیا ہے اور دنیا کو بتایا ہے کہ اگر کوئی جماعت خالص اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس محبت کے ذریعہ ایسے کارنامے سرانجام دلاتا ہے کہ جو ہمیشہ دنیا کے لئے حیرت کا باعث بن جاتے ہیں

چنانچہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ساری دنیا معترف ہے کہ آج جماعت احمدیہ باوجود ایک ننھی سی جماعت ہونے کے اشاعت و تبلیغ اسلام میں اتنا بڑا کام کر رہی ہے کہ کوئی دوسری جماعت اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ جماعت احمدیہ نہ صرف تعداد میں آٹے میں نمک کے برابر ہے بلکہ مال دولت کے لحاظ سے بھی بڑی کمزور ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے ملک کی بھی حکومت اس کے پاس نہیں۔ اس کے افراد بہت کم ایسے ہیں جن کے پاس دولت ہو نہ ان کے قبضہ میں بڑی تجارتی کوٹھیاں ہیں جیسا کہ بعض دوسرے مسلمان گروہوں کے پاس موجود ہیں چنانچہ خود مسلمانوں میں اتنے اتنے مالدار لوگ ہیں کہ جن کو دوسرے بڑے بڑے ملکوں کے مالداروں کے مقابلہ پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایسے بڑے زمیندار اور تاجر مسلمانوں ہی میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر چاہتے تو ان میں سے ایک ایک کئی کئی اسلامی مشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ جیسی نادار اور قلیل التعداد جماعت نہ صرف تمام دنیا کے مسلمانوں میں واحد جماعت ہے جو اتنا عظیم کام سرانجام دے رہی ہے بلکہ حقیقت ہے کہ دنیا کی کوئی قوم حتیٰ کہ عیسائیت بھی نسبتاً اس لحاظ سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بے شک عیسائیوں نے آج تمام دنیا میں اپنا جال پھیلایا ہوا ہے لیکن ان کی تعداد اور ان کی دولت مندی کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی حیثیت ایک صفر کے برابر ہے۔ اس کے باوجود جماعت احمدیہ ہر جگہ عیسائی مشنوں کا بڑھ چڑھ کر مقابلہ کر رہی ہے اور بڑے بڑے عیسائی پادری ورطۂ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب یہی ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے آغاز میں فرمایا ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کرکے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں"

ایک غلط بیانی کی تردید

میں نے سنا ہے کہ پیغام صلح میں اس قسم کا ایک بیان نکلا ہے۔ کہ گویا غلام احمد صاحب بشیر کو نماز کے لئے مسجد آنے سے خاکسار نے روکا ہے۔ یہ الزام سراسر غلط ہے اور اس کا ثبوت خود ان کا اپنا عمل ہے۔ علی الاعلان غیر مبائعین میں شامل ہونے کے دو تین روز قبل تک بھی وہ نماز جمعہ کے لئے مسجد آئے مگر کسی نے انہیں اس وقت یا اسکے بعد بھی ایک لفظ تک نہیں کہا کہ وہ نماز کے لئے مسجد نہ آیا کریں۔

(خاکسار حافظ قدرت اللہ انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ میں احمدیت کا اثر و نفوذ۔ احمدیت کے لٹریچر کا گہرا اثر

ملاقاتیں اور تبلیغی سفر

احمدیہ مسلم مشن ممباسہ کی سہ ماہی رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۱۹۵۹ء

— از مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما انچارج ممباسہ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

عیسائیوں سے گفتگو

کچھ عرصے سے یہاں پر
Watch Tower Bible and Tract Society
نے بھی کام شروع کیا ہے۔ یہ اپنے آپکو
Jehowa Witness
یعنے خدا کے گواہ کہتے ہیں۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ دوسرے عیسائی فرقوں کے طریق پر مسیح کی الوہیت کے قائل نہیں۔ اور نہ وہ تثلیث کو مانتے ہیں۔ لیکن کا اعتقاد ہے کہ آغاز تخلیق میں سب سے پہلی روح جو خالق نے پیدا کی وہ مسیح کی تھی۔ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا والی مثال ان پر صادق آتی ہے۔ مسیح کو دیوتا کے طور پر مانتے ہیں۔ موروثی گناہ اور کفارہ کے بھی قائل ہیں۔ کہتے ہیں کہ شیطان اور رحمٰن میں جو جنگ چھڑ گئی تھی۔ وہ اب ختم ہونے کو ہے شیطان کو شکست ہوگی۔ سب لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ عدالت ہوگی۔ جہنم کوئی شئے نہیں گنہ گار بالکل نیست و نابود کر دیئے جائیں گے۔ نیکو کار اسی کرۂ ارض پر ہمیشہ ہمیش کی زندگی بسر کریں گے۔ نہ پھر موت ہوگی نہ بھوک اور نہ پیاس دکھ درد سے انسان چھوٹ جائے گا۔ گذشتہ زمانہ کے انبیاء اور روحانی بزرگ خدائی بادشاہت کے کارندے ہوں گے۔ مسیح خدا کے ساتھ آسمان پر بیٹھا خدائی حکومت کا اہتمام و انصرام کرے گا وغیرہ۔ مکرم بشیر احمد حیات صاحب کے ہمراہ ان کے ایک اجلاس میں شمولیت کی۔ ایک یورپین مشنری تقریر کر رہے تھے۔ بعد میں انہوں نے سوالات کا موقعہ دیا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ مسیح تو کہتے ہیں کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر ہم کو جو غیر اسرائیلی ہیں ان سے کیا سروکار؟ اس پر گفتگو چل پڑی عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ گفتگو انگریزی میں تھی۔ حاضرین کا تقاضا تھا۔ کہ سواحیلی میں ان کو بھی بتایا جائے۔ میں نے گفتگو کا خلاصہ ان کو بتایا اسپر وہ گھبرا گئے۔ کہنے لگے۔ اس وقت آپ رہنے دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے گھر آؤں گا وہاں بات کریں گے۔ وقت مقررہ پر وہ نہ آسکے دوبارہ ان کو پیغام بھجوایا۔ اگلے ہفتہ دو افریقی دوستوں کو ساتھ لے کر آئے کہنے لگے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکونگا۔ میں نے کہا جتنا بھی ٹھہر سکیں غنیمت ہے۔ موجودہ بائیبل کی حیثیت پر بات چل پڑی دراصل وہ افریقی دوستوں کے سامنے جو ان کی سوسائٹی کے ممبر تھے۔ بات نہ کرنا چاہتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے اب وقت نہیں میں پھر آؤں گا۔ میں نے کہا سب مسائل پر جن میں ہمیں آپ سے اختلاف ہے ہم بات کر سکیں تو بہت بہتر ہوگا کہنے لگے بہت اچھا آپ مجھے اختلافی مسائل بتا دیں ہم بات جاری رکھیں گے۔ جاتے ہوئے قرآن کریم مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ابھی تک فرصت نہیں نکال سکے۔ چند دن ہوئے ان کی سوسائٹی کے ممبروں کے ذریعہ یاددہانی کروائی تھی کہتے تھے آئیں گے۔

مسٹر جے کیمرون Mr. J. A. Cameron یہاں ایک مستشرق ہیں۔ جو عرب سیکنڈری سکول میں عربی کے استاد ہیں۔ ان کی بیوی جرمن ہیں وقت لے کر ان سے ملاقات کی۔ اسلام پر جرمن زبان میں وہ ایک کتاب لکھ رہے ہیں ان لوگوں کو اپنی تحقیق پر بڑا ناز ہوتا ہے۔ بعض امور کے متعلق ان کو غلط فہمی تھی۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ ان کی خواہش پر ان کو احمدیت کا لٹریچر اور پروفیسر وگلیری کی کتاب
An Interpretation of Islam
بھجوائی

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد مقامات کا دورہ کیا۔ قریباً ساڑھے تیرہ سو میل سفر کیا۔ شمالی لینڈ کے قریب لامول عربوں کا ایک پرانا قصبہ ہے۔ مذہبی تعلیم کے لئے یہ جگہ شہرت رکھتی ہے۔ یہاں بعض پرانی طرز کی درسگاہیں ہیں۔ جہاں طلباء تعلیم کے لئے جاتے ہیں پانچ روز رہا۔ یہاں کے قاضی اور بعض علماء سے ملاقاتیں کیں عربی اور سواحیلی زبان میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مدرسۃ النجاح ایک دینی درسگاہ ہے اسے دیکھنے گیا۔ اساتذہ اور طلباء سے دوستانہ ماحول میں علمی گفتگو ہوئی۔ قرآن کریم کی تفسیر کے متعلق احمدیت کا مسلک ان کو بتایا۔ خصوصیت سے اس بات پر زور دیا۔ کہ حدیث کا وہ درجہ شاہد کا ہے حَکَم کا نہیں جو روایت قرآن کریم کی کسی آیت یا مسلمہ دینی اصل کے خلاف ہو اور تاویل نہ ہو سکتی ہو اسے یہ سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ آنحضرت کے منہ کی بات نہیں۔ خاص طور سے وضاحت کی کہ کس طرح اس اصل کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے قرآن کریم کی بعض آیات کی ایسی تفاسیر کی گئی ہیں۔ جن کی بناء پر غیروں کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

اس ضمن میں عصمت انبیاء کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ طلباء اور اساتذہ نے بہت سی آیات حل کروائیں چھٹی کے وقت تک گفتگو ہوتی رہی۔ بہت محظوظ ہوئے۔ بعد میں جتنے روز رہا۔ اساتذہ اور بعض نوجوان ملنے آتے رہے۔ احمدیت کے متعلق ان کی غلط فہمیوں

”قبولِ احمدیت کی دلچسپ سرگذشت“

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و راہ نمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں۔ جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں۔ اور اپنے حلقہ میں بھی اس کی پرزور تحریک کریں۔ تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔ اور ان کا قبولِ حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے

نوٹ ۱۔ جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲۔ اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب جماعت اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھ کر بھجوا دیں۔

کو دو رکیسا اور اختلافی مسائل پر ان سے گفتگو ہوئی۔

گورنمنٹ سکول کے اساتذہ سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو لٹریچر دیا۔ اسی طرح سرکاری دفاتر کے عیسائی کلرکوں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا بعض کو اپنی قیام گاہ پر بلا کر تبلیغ کی۔ یہاں کے بوہرہ اور اثنا عشری مسلمانوں میں رسالہ "پیغام احمدیت" تقسیم کیا۔

ساحل سمندر پر مالنڈی عربوں کا ایک اور اہم قصبہ ہے۔ مکرم عبد العزیز صاحب بٹ کے ہمراہ ایک دن وہاں گیا۔ یہاں کے ایک معزز عرب میرے دوست ہیں انہوں نے عرب معززین سے ملاقات کروائی۔ ان کو لٹریچر دیا۔ اباضی فرقہ کے ایک عالم سے اختلافی مسائل پر گفتگو ہوئی۔

ایک سوہالی کے ہاں جو مکرم بٹ صاحب کے دوست ہیں ہمارا قیام تھا۔ ان کے پاس ایک اور معزز سوہالی جو لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہیں آئے ہوئے تھے رات کو ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی اور ان کو لٹریچر دیا۔

دوسفر ضلع ٹائیٹا کے گئے۔ ٹائیٹا میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ۲۶ نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔

یہاں کے ڈسٹرکٹ آفیسر اور چیف سے ملاقات کی اور جماعت کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا کی گئی تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔ چیف کو قرآن کریم سواحلی بطور تحفہ دیا۔ موضع Kitatoma کی ایک مسجد میں جہاں احمدی نمازیں پڑھتے تھے کچھ عرصہ سے مخالفین ارد گرد کے گاؤں سے جمع ہو کر جمعہ کے وقت مسجد پر قبضہ کر لیتے تھے اب اطلاع ملی ہے کہ چیف نے مداخلت کر کے مسجد احمدیوں کو دلوادی ہے اور ان لوگوں کو وہاں آنے سے روک دیا ہے۔

کینیا کی سرحد پار کر کے چاگا قبیلہ میں بھی گیا۔ یہ قبیلہ کلمن جارو پہاڑ کی اترائی میں آباد ہے اور ٹانگانیکا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اکثریت عیسائی ہو چکی ہے۔ مسلمان بہت قلیل ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا اب یہاں نفوذ ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال نوجوانوں کی ایک جماعت نے احمدیت قبول کی تھی خاکسار چار روز ان میں ٹھہرا۔ یہ نوجوان نہایت جوش سے عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اپنا کام کاج چھوڑ کر تمام وقت میرے ساتھ گھومتے رہے۔ عیسائی سکولوں اور منڈیوں اور اجتماع کی جگہوں پر مجھے تبلیغ کے لئے لے کر گئے۔

بابو نگو کے گورنمنٹ سکول میں ہیڈ ماسٹر کی اجازت سے مسلمان طلبہ کو خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ احمدیت کے متعلق ایک گھنٹہ تک ان میں تقریر کی۔ یہاں کی مسجد کے امام سے بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ بہت سے لوگوں نے گفتگو سنی۔ معلم شعبانی بیگ صاحب یہاں ایک مخلص م

۴۔ احمدی نوجوان ہیں اس جگہ سب سے پہلے احمدیت کو انہوں نے قبول کیا تھا۔ جماعت نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں ان کو یاد رکھیں۔ وہ احمدیت کے مخلص کارکن ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اشتہار ستمبر ۱۹۰۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:—

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالے کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم مشوق ہے اس رسالے کے منتظر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تک اس رسالہ شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلے کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالے کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں۔"

اب میں ذیل میں چند آراء ان لوگوں کی لکھتا ہوں جو اسلام سے تعلق نہیں رکھتے مگر ریویو سے متاثر ہیں۔

(۱) کونٹ ٹالسٹائے مشہور روسی مفکر لکھتا ہے:—

"ریویو کے خیالات بہت گہرے اور مبنی بر حقیقت ہیں۔"

(۲) انگز بیڈر رسل ویب آف امریکہ لکھتا ہے:—

"ریویو کے مضامین محنت سے مرتب کئے جاتے ہیں اور روحانی صداقتیں وضاحت سے بیان کی جاتی ہیں۔ ریویو اپنے کام کے لحاظ سے شاندار رسالہ ہے۔"

(۳) ریویو آف ریویوز کا ایڈیٹر لکھتا ہے:—

"مغرب کے لوگوں کو جو اسلام کی روحانی اقدار سے دلچسپی رکھتے ہیں ریویو آف ریلیجنز کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔"

(۴) مسٹر چارلس بریڈن جو امریکہ کی ایک یونیورسٹی کے ہسٹری پروفیسر ہیں اور ۱۹۵۳ء میں ربوہ بھی آچکے ہیں ایڈیٹر ریویو کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:—

"آپ ریویو آف ریلیجنز کے سٹاف میں نہایت اچھا کام کر رہے ہیں۔ مضامین نہایت عمدہ اور قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔ آج اسلام کی قوت جاذبہ کو محسوس کرنے میں مجھے ان مضامین سے بہت مدد ملی ہے۔ رسالے کی لکھائی چھپائی بھی پہلے سے بہت عمدہ اور دلکش ہے۔"

(۵) مسٹر کوئیزان نلیانو سے لکھتے ہیں کہ:—

"رسالہ ریویو طالبان حق کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے بہترین چیز ہے اور مغربی فلاسفروں اور مصنفوں کے غلط خیالات کی تردید اور اصلاح کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہے جو ہمیشہ یہ اعتراض کرتے چلے آتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ ریویو کے مضامین علمی رنگ کے متحمل ہوتے ہیں۔ اور انسان کے روحانی نقطۂ نگاہ کو بدلنے اور بلند کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریویو آف ریلیجنز کو جاری کرنے کی یہ غرض بیان فرمائی ہے کہ جو جو غلطیاں عیسائی مذہب نے دنیا میں پھیلائی ہیں ان کو دور کیا جائے اور اسی کا نام حضور نے کسر صلیب رکھا ہے۔ پس ریویو کی غرض پوری ہو رہی ہے اور چند آراء جو اوپر درج کی گئی ہیں وہ بھی یہی ظاہر کرتی ہیں کہ ریویو کے جاری کرنے کی غرض درحقیقت پوری ہو رہی ہے۔ لیکن ہماری اپنی جماعت کے وہ "جوانمرد" کہاں ہیں جو ریویو کی اعانت اور مالی امداد کرنے میں اپنی ہمت دکھلانے کے لئے تیار ہوں۔

اگر ریویو کی خریداری کی فہرست پر سرسری نظر ڈالی جائے تو آپ کو اس میں بہت تھوڑے نام ایسے ملیں گے جو صاحب ثروت اور جماعت کے متمول لوگ ہوں اور سلسلے کے معزز عہدوں پر فائز ہوں۔ ہاں خریدار ایسے ہی مخلص لوگ ملیں گے جو متوسط درجے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور جن کی آمد کے ذرائع زیادہ نہیں ہیں۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ بیرونی دنیا کے لوگوں کو جو غیر مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں ریویو کے صفحات میں دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان نظر آتے ہیں مگر اپنوں کو اس میں کوئی دلچسپی کا سامان نظر نہیں آتا۔ اصل بات یہی ہے کہ ریویو کی کثرت اشاعت اور اس کی غرض و غایت کی طرف احباب جماعت کما حقہ توجہ نہیں دے رہے۔ ؎

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(مینجر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ربوہ)

درخواست دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک قدیم اور بزرگ صحابی حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری آجکل زیادہ بیمار ہیں۔ قبلہ حافظ صاحب جماعت میں جو بلند مقام رکھتے ہیں وہ احباب سے مخفی نہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (فضل الرحمٰن نعیم ربوہ)

خاکسار کو بخار سے کچھ افاقہ ہوا تھا۔ لیکن اب پھر بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (جمیل احمد دکاندار غلہ منڈی ربوہ)

فضل عمر جونیئر سکول کے لئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر سکول کے لئے چند استانیوں کی ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ اچھی انگریزی بولنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بنام ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر سکول ۲۰ دسمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ریڈرز ڈائجسٹ کا ایک مضمون

جنوبی افریقہ میں نسلی کشمکش کا جائزہ

ترجمہ از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی شاہد مقیم سویڈرو۔ غانا مغربی افریقہ

(۲)

جبراً نقل مکانی

مکمل نسلی امتیاز کے لئے اختیار کئے جانے والے تمام ذرائع کو مات کرنے والا وہ قانون ہے جو "گروپ ایریا ایکٹ" کہلاتا ہے۔ سرکاری افسروں کا کہنا ہے کہ اس سال کے آخر تک اس قانون کے اندر آنے والے دس شہروں میں نسلی علاقہ بندی کے نقشہ جات کا کام مکمل ہو جائے گا۔ جس سے ۸۰ فیصد آبادی متاثر ہوگی۔ ان علاقوں کی طرف نقل و حرکت عملی طور پر شروع ہے اور مکمل ہونے پر جنوبی افریقہ کی جملہ نسلوں کے لاکھوں آدمی نئے مکانوں میں منتقل ہو چکے ہونگے۔

آبادی کے اس انتقال میں اس وقت کالے افریقن سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ صوفیا ٹاؤن سے جو جوہانسبرگ میں ایک کم ترقی یافتہ علاقہ ہے اور جو زیادہ تر گوروں کے لئے وقف ہو چکی ہے قریباً ۵۰،۰۰۰ کالوں کو پہلے ہی سے نکال کر شہر سے باہر ایک نئی اضافی بستی میں لے جایا جا چکا ہے۔ یہ عمل یوں شروع ہوا کہ دو ہزار سپاہی اور ۸۰ اخراجی دستے ایک صبح صوفیا ٹاؤن میں آن موجود ہوئے یہ لوگ ان گھروں میں جن کو خالی کیا جاتا تھا گھس گئے اور تمام ساز و سامان باہر پھینکنا شروع کیا۔ منہدم کرنے والی پارٹیاں چھتوں پر چڑھ گئیں اور کدالوں اور وزنی ہتھوڑوں کے ساتھ ان کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔

کالے افریقنوں نے کوئی مزاحمت نہ کی درحقیقت بعض جو کالے مالکان مکان کو بھاری کرائے ادا کر رہے تھے اپنے مال و اسباب کو لاد۔ شور کرتے اور گاتے بجاتے نکل گئے مگر اس طور پر کالے حصول اراضی کے حقوق کھو رہے ہیں۔ صوفیا ٹاؤن ان چند جگہوں میں سے ایک تھا۔ جہاں وہ حقوق مالکانہ حاصل کر سکتے تھے۔ نئی آبادی میں وہ صرف کرایہ پر رہ سکیں گے۔

ایک وقت میں آکر وہاں کی بھارتی آبادی اس قانون سے سب سے زیادہ متاثر ہوگی۔ مثال کے طور پر جوہانسبرگ میں رہنے والے ۲۵،۰۰۰ ہندوستانیوں کو حکم مل چکا ہے کہ وہ اگلے ایک دو سال کے اندر اندر قلب شہر سے بیس میل دور ایک کھلے اور وسیع سبزہ زار میں جا کر ڈیرے لگائیں ان کی اکثریت تجارت پیشہ ہے جن کے کاروبار کا انحصار گوروں اور ان کے علاوہ دوسری نسل کے لوگوں پر ہے نقل مکانی میں انہیں اپنی دوکانوں اور مکانوں سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ وہ شکوہ کر رہے ہیں کہ اس کا مطلب ہوگا اقتصادی تباہی۔ ان کے ایک لیڈر کا کہنا ہے کہ ہم نے تین نسلوں سے جو کچھ بنایا ہے برباد ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں بہت سے علاقوں میں ان کے لئے کاشت کرنا ممنوع ہے اور اکثر کا قریبی روزگار تجارت اور پیشہ جات ہے۔

سفید جلد کی حفاظت

نسلی انفصال کو تیز تر کرنے میں حکومت کا ایک اور طریق کار "آدھی قومیت" کی پیداوار سلسلہ کو بند کرنے کی کوشش ہے "قانون بد اخلاقی" کے ماتحت ایک ایسا گورا شخص جس کے کسی غیر گورے شخص سے جنسی تعلقات ہوں سات سال کی سزائے قید پا سکتا ہے۔ غیر گورے شریک کار کے لئے بھی یہی سزا ہے۔ مرد کو اس کے علاوہ دس تک کوڑے لگانے کی سزا بھی مقرر ہے۔ کوڑوں کی سزا کچھ کم سزا نہیں۔ خلاف ورزی کرنے والے کو ننگا کر کے اس کی پیٹھ پر ایک کمبل ڈال دیا جاتا ہے جیل کا آدمی پھر ایک بھاری لاٹھی کے ساتھ اس کے چوتڑوں پر مارتا ہے۔ ہر ضرب گوشت پوست کو کھول کر رکھ دیتی ہے۔ اگر اس کے بعد قید کی سزا جاری ہونی ہو تو وہ آدمی جیل کے ہسپتال میں بھیجا جاتا ہے۔ ورنہ وہ گھر کے جاتے جانے اور علاج کرانے کے لئے خود ڈاکٹر کا انتظام کرتا ہے۔ ایک بڑے افسر نے ایک دفعہ اپنے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے بتایا کہ ہمارا ایک ہی مقصد ہے ہم اس سفید جلد کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔

نسلی تفریق کے پروگرام میں ایک شخص کی جماعت بندی عموماً اس کی ظاہری شکل خد و خال سے کر دی جاتی ہے اس طرح پر بعض اشخاص جو ابتداءً کسی حد تک غیر گورے خیال کئے جاتے تھے۔ گوروں میں شمار کئے گئے۔ دوسری صورتوں میں بعض لوگ نچلے درجہ میں آگئے۔

کیپ کلرڈ لوگ زیادہ تر اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ مخلوط سفید و سیاہ نسل رکھنے والے یہ لوگ اپنی جلد کے رنگ کے لحاظ سے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت کے ایک افسر نے جس کا کام نسل مقرر کرنا ہے ایک واقعہ کو بطور مثال پیش کیا ہے کہ ایک آدمی سفید شمار کیا گیا۔ جبکہ اس کا بھائی کیپ کلرڈ۔ اس لئے کہ اول الذکر سفید نظر آتا تھا مگر اس کا بھائی بالکل سفید نظر نہیں آتا تھا۔

جب ایک آدمی ایک بار کیپ کلرڈ لوگوں میں ڈال دیا گیا تو اسے اب گورے ہمسایوں سے جدا ہونا ہوگا۔ وہ اب نہ تو کسی سفید عورت سے شادی کر سکتا ہے نہ اپنے بچوں کو گوروں کے سکول میں بھیج سکتا ہے اور نہ ایسی اسامی میں دیا جا سکتا ہے۔ جو سفید لوگوں کے لئے مقرر ہو۔

کیپ کلرڈ کے زمرے سے نکال کر کالے افریقنوں کی جماعت میں ڈالے جانے پر اسے کالوں کی بستی میں منتقل ہونا ہوگا۔ اور بچوں کو کالوں کے سکول میں بھیجنا ہوگا۔ افسروں کا کہنا ہے کہ اس وقت تک ایک ملین (دس لاکھ) سے زیادہ گوروں کو نسلی شناختی کارڈ دئے جا چکے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ سارا کام ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔

قبائلی علاقوں کیلئے ترقیاتی منصوبہ

مکمل نسلی انفصال کے بارے میں ایک اور قدم یہ ہے کہ حکومت قبائلی علاقوں میں الگ الگ آبادکاری کے وسیع پروگرام کو تیز کرنے کی سکیم بنا رہی ہے۔ ان علاقوں پر لاکھوں پونڈ صرف ہونگے۔ کاشتکاری نئی طرز پر کی جائے گی۔ اور قبائلیوں کے لئے نوکریاں مہیا کرنے کے لئے چھوٹی صنعتوں کو ان علاقوں کی طرف جانے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ مقامی حکومت کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔

قوم پرست ان علاقوں کو اس حد تک تعمیر کرنے کی امید کرتے ہیں کہ سیاہ افریقنوں کا گوروں کی بستیوں کی طرف آنے کا رخ بدل جائے۔ حکومت کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ ہماری دنیا الگ اور ان کی دنیا الگ ہوگی۔ بہرحال یہ پروگرام کالوں اور بعض چوٹی کے تاجروں کی مخالفت کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایک کالے اخبار نویس نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ یہ طریق کار محض ہمیں پسماندہ رکھنے کی غرض سے ہے اور ایک سفید صناع کا کہنا ہے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی بحر اوقیانوس کی صفائی کرنے کے زعم میں نل لے کر بیٹھ جائے۔ ہم پسند کریں یا نہیں اس دیش میں رہنے والا ہر شخص سفید جنوبی افریقہ کا جزو ہے ہمیں اس کی مزدوری کی ضرورت ہے ہم اس کے بغیر کبھی گذارہ نہیں کر سکتے

اشتراکیت کا اثر

اگرچہ کمیونسٹ پارٹی جنوبی افریقہ میں قانوناً ممنوع ہے اور اس کا ممبر ہونے کی صورت میں سزائیں مقرر ہیں۔ مگر کمیونسٹ اور ان کے ہم خیال افریقن انڈین کانگرس اور نیشنل کانگرس جو یہاں کی سب سے بڑی تنظیم ہے دونوں میں سرایت کر چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گورے کمیونسٹ اس حرکت کے پس پردہ بطور دماغ ہیں۔ قریباً ہی سفید لوگ سارے ملک میں ایسے ہیں جنہوں نے اپنی قسمت کا ہاتھ غیر سفید لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا ہے اور اس وقت تک ان کی کوششیں بارآور نظر آرہی ہیں۔ ایک کالے لیڈر نے کہا ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ دونوں استعماری ممالک ہیں۔ ہم سوویٹ بلاک کے پیچھے چلنے کو تیار ہیں۔ اور ایک ترشرو ہندوستانی نوجوان جو بائیں بازو کے رجحانات رکھتا ہے پوچھتا ہے کہ جو یہاں ہم پر گذر رہی مغربی حکومتوں نے اس کے بارے میں کبھی کیا کچھ کیا ہے۔

موجودہ حالات میں کوئی درمیانی راستہ نہیں۔ کالے افریقن یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی تعداد کے لحاظ سے انہیں یہ جمہوری حق پہنچتا ہے کہ وہ ملک پر حکومت کریں۔ سفید لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک ایسی نسل کے زیر حکومت آنا کبھی برداشت نہیں کریں گے جس کو وہ سینکڑوں سال سے پسماندہ خیال کرتے ہیں بلکہ وہ غیر سفید لوگوں کو سیاسی حقوق دینے کے سوال پر غور کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہونگے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	نام جماعت
۱	چوہدری عبدالحق صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۱۴/ ٹی ڈی اے ۸۰ ضلع مظفر گڑھ
۲	سید اللہ بخش صاحب	امین	〃 ۱۱۱/ ٹی ڈی اے ۸۰ 〃 〃 〃
۳	سید محمد حنیف صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃
۱	مہر حاجی امیر صاحب	پریذیڈنٹ و امین	ٹھٹھہ شریکا تحصیل و ضلع جھنگ
۲	مہر سردار محمد صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱	سردار امیر محمد خانصاحب قیصرانی	پریذیڈنٹ و امین	بستی گڑھ ضلع ڈیرہ غازی خان
۲	سردار نسیم احمد خانصاحب	سیکرٹری مال۔ محاسب	〃 〃 〃 〃
۳	سردار احمد یار خانصاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	〃 〃 〃 〃 〃
۱	چوہدری عبدالعزیز صاحب دوکاندار	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال امین محاسب	〃 〃 〃 〃 چک ۱۰۰ فتح ضلع بہاولنگر
۱	غلام محمد صاحب ولد اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین	ڈھاڈا چاہ کوروالہ ضلع جھنگ۔
۲	میاں سردار محمد صاحب۔	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱	مہر ودیام ولد مہر سردار بخش صاحب	پریذیڈنٹ و امین	ٹھٹھہ سندرانہ تحصیل و ضلع جھنگ۔
۲	قاضی عبدالحمید صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱	ملک محمد حسین خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۲۲/ 6-R فقیر والی ضلع بہاولنگر
۲	صوفی فضل محمد صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱	محمد خانصاحب جوئیہ	پریذیڈنٹ	روڈہ ضلع سرگودھا
۲	نور جمال صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃
۱	مہر محمد ورک صاحب	پریذیڈنٹ	بجان امیر علی ورک ضلع سرگودھا۔
۲	نور جمال صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱	چوہدری محمد اسماعیل صاحب	سیکرٹری مال	چک ۲۲۶/ ج ب ضلع لائلپور

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن)

لفظ الزکوٰۃ کے معنی

لفظ زکوٰۃ کے مادہ میں پاکیزگی، خوشحالی، کثرت، زیادتی اور حفاظت مال کا مفہوم پایا جاتا ہے نیز زکوٰۃ کے معنی ہیں۔

صَفْوَۃُ الشَّیْءِ۔ اعلیٰ درجہ کی چیز۔ طَاعَۃُ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ مَا اَخْرَجْتَہٗ مِنْ مَالِکَ لِتُطَھِّرَہٗ بِہٖ یعنی مال کا وہ حصہ جو بطور زکوٰۃ کے نکالا جاتا ہے۔ تاکہ باقی مال پاک ہو جائے۔ وَقِیْلَ سُمِّیَتِ الصَّدَقَۃُ بِالزَّکٰوۃِ لِاَنَّھَا تَزِیْدُ فِی الْمَالِ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْہُ وَتُوَفِّرُہٗ وَتَقِیْہِ مِنَ الْاٰفَاتِ۔ اور صدقہ کا نام اس لئے زکوٰۃ رکھا گیا ہے کیونکہ جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے وہ مال میں برکت ڈالتی ہے۔ اور اس کو بڑھاتی ہے اور اسے آفات سے بچاتی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا میری والدہ صاحبہ عرصہ سے ضعیف دل کے عارضہ میں مبتلاء ہے۔ احباب کرام ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری انور احمد خوشنویس چک ۴۶ شمالی سرگودھا۔

انعام یافتہ مجالس خدام الاحمدیہ

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریک جدید کے سلسلہ میں نمایاں کام کرنے والی مجالس کو محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دستخطوں سے انعامی سندات دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل مجالس کی سندات دفتر میں پڑی ہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قائدین دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے وصول کرلیں۔

رساپور چھاؤنی	ترگڑی	چک ۹۶ ج ب	باڈہ
ہنول	موہلن کے	〃 ۲۹۶ ججھا پور	گوٹھ امام بخش
داؤد خیل	وزیر آباد	〃 ۲۰ گ ب کھیم سنگھ	گوٹھ مولا بخش
گوجر خان	گکھڑ	اوکاڑہ	مورو
دوالمیال	گگو	چک ۵۵ 2-L	طالب آباد
خانپور (جہلم)	مدرسہ چٹھہ	چاہ احمدیہ والا	بدین
فتح پور	بھاکا بھٹیاں	چک ۱۶۳ شتاب گڑھ	ظفر آباد توکا
ڈھیر کے کلاں	گرمولا ورکاں	علی پور گھلواں	راڈھن
مرالہ	بھوڑ چک ۱۸	شہر سلطان	احمد آباد اسٹیٹ
رسول	چوہڑکانہ	جتوئی	بنی سر روڈ
چک ۳۸ جنوبی	چک ۲۷ ج ب کلاں	کوٹ قیصرانی	ڈگری
〃 ۴۶ شمالی	سمندری	بستی مندرانی	بیبنجر چاہنگ
〃 ۹۸ شمالی	چک ۵۸/۲ ٹکڑا	بستی سرہانی	کراچی، لاہور، راجہ جنگ
دودہ	چک ۳۳ فیض پور	چک ۱۶۰ 7-R	کماس، ہیرو ملہی، اڈسکر
مجوکہ	〃 ۳۶ گ ب	چک ۳۲۷ H-R	کوٹ آغا، کوندووال۔
روڈہ	〃 ۶۹ گ ب	سکھر	
بھابڑہ	ماموں کانجن	لاڑکانہ	(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور شعبہ وقار عمل

سال رواں کی وقار عمل کی سکیم کی ایک شق یہ ہے کہ ”ہر ایک خادم عموماً اور ربوہ کا خصوصاً روزانہ تھوڑا بہت اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے احاطہ اور گھر کے قریب و جوار کی کم از کم دس گز جگہ کو صاف اور درست رکھ کر اچھا شہری بننے کی کوشش کریگا“ اور اس شق کو کامیاب بنانے کیلئے مکرم قائد صاحب ربوہ ہر مہینہ معائنہ کا انتظام کر کے ریکارڈ رکھتے جائیں۔ اور سال کے آخر میں ربوہ کے اول آنے والے ایک خادم اور ایک حلقہ کا نام مرکز میں بھجوائیں تاکہ سالانہ اجتماع پر ان کو انعام دیئے جاسکیں۔“

اُمید ہے ربوہ کے جملہ خدام اور عہدیداران حلقہ جات اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی اچھی سے کوشش شروع کر دیں گے۔ اور ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کو صفائی کے لحاظ سے ایک مثالی شہر بنانے کی سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم سید خلیل شاہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ایکسائز پٹیالوی کے پاؤں اور پیٹ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطاء فرمائے۔

(محمد احمد قمر محاسب جماعت سیالکوٹ)

۲۔ عاجز کی ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ اختلاج القلب و دیگر عوارضات عرصہ دو ماہ سے سخت علیل ہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خلیل الدین احمد خان ہیڈ مولوی نیالی ہائی سکول ضلع کٹک اڑیسہ)

۳۔ خاکسار کے والد قاسم علی صاحب صحابی مہاجر ڈھیر ریوٹ ریاست جموں تحصیل رجوری عرصہ چھ ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سے خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے

(سیف علی مہاجر ریاست جموں حال ربوہ)

۴۔ میرزا فیض الحق صاحب کو بندش پیشاب کی وجہ سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اور ان کا ایک اپریشن ہو چکا ہے۔ اب دوسرا اپریشن ہونا ہے۔ ان کے بیٹے احسان الحق صاحب تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد احمد قمر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

پاکستانی عوام دوسروں کی خدمت کو اپنا شعار بنالیں

ریڈ کراس کے اجلاس میں صدر ایوب کی تقریر

کراچی ۱۰ دسمبر:۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل صبح پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس کے مشترکہ عام سالانہ اجلاس میں صدارت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا۔ پاکستانی عوام کو آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ انہیں دوسروں کی خدمت کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔ تاریخ اسلام ایسے لاتعداد واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے جانیں بھی قربان کر دیں۔

صدر پاکستان نے جو ان دونوں اداروں کے صدر ہیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا رضا کارانہ خدمت ایک قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے پاکستانی عوام کو تلقین کی کہ وہ جھوٹے گھمنڈ کو پاس تک پھٹکنے نہ دیں۔ اور قومی زندگی کے ہر شعبے کو رضا کارانہ خدمت کے ذریعے ترقی دیں۔ آپ نے کہا کہ سچی عظمت بنی نوع انسان کی خدمت میں مضمر ہے۔

صدر محمد ایوب خان نے پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس کے اقدامات کو سراہا اور کہا پاکستان ریڈ کراس نے دس برس بیشتر جب سے شروع کیا میں کام شروع کیا۔ ....

.... اور اس نے عوام کی بڑی خدمت کی ہے چونکہ پاکستان ریڈ کراس بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کی رکن ہے لہٰذا گذشتہ دس برس میں اسے بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے بھی دو کروڑ روپیہ کی امداد ملی ہے جس کی وجہ سے اسے بیماروں اور معذوروں اور کئی انسانوں کی مدد کرنے کا اچھا خاصا موقع ملا۔ آپ نے کہا صوبائی اور ضلعی ریڈ کراس شاخوں کو ایسے لوگوں کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جو دیانت دار ہوں۔ لیکن خود غرض نہ ہوں۔ ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دیہات میں پھیل جائیں۔ اور عوام کو صحت و صفائی کی تعلیم دیں۔

یونین کونسل کے چیئرمین کا الاؤنس

گجرات ۱۰ دسمبر:۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کو ایک ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس دیا جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو کسی منتخب یا نامزد ممبر ہی کو یونین کونسل کا سیکرٹری بنانے کی کوشش کی جائے۔ سیکرٹری کی اسامی کے لئے بھی باقاعدہ تنخواہ مقرر ہوگی۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف یونین اور ڈسٹرکٹ کونسل کو ٹیکس لگانے کا اختیار ہوگا۔ تحصیل اور ڈویژنل کونسلوں کو ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں ہوگا۔

کشمیر کے مہاجر دعویدار

لاہور ۱۰ دسمبر مغربی پاکستان کے سیٹلمنٹ کمشنر نے صوبے اور کراچی کے تمام ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو جموں اور کشمیر کے دعویداروں کے نام متروکہ جائیداد منتقل کرنے کے سلسلہ میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔

ان ہدایات میں کہا گیا ہے۔ کہ جہاں تک معاوضے کی ادائیگی کا تعلق ہے۔ جموں اور کشمیر کے مہاجر دعویداروں سے عام حالات میں دوسرے دعویداروں کا سا سلوک کیا جائیگا۔ فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ جب کشمیری مہاجرین اپنے وطن واپس جانے لگیں تو وہ جائیداد جو انہیں منتقل کی گئی ہوگی۔ یا وہ معاوضہ جو انہیں ادا کیا جائیگا مرکزی حکومت کو واپس کرنا ہوگا۔

تاہم جموں اور کشمیر کے دعویدار مہاجرین اپنے نام منتقل شدہ جائیداد کو وطن واپس جانے کے بعد بھی اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ بشرطیکہ انہوں نے اپنی بحالیات کی کتابوں کے ذریعے جتنا معاوضہ حاصل کیا ہو۔ اس کے مساوی نقد رقم مرکزی حکومت کو ادا کر دیں۔

آگ لگنے سے ٹیکسٹائل مل کی تباہی

نئی دہلی ۱۰ دسمبر:۔ تری چور (کیرالا) کی سرکاری ٹیکسٹائل مل میں کتائی کا شعبہ آج صبح سویرے آگ لگ جانے کی وجہ سے بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ ارد گرد کے تین قصبوں کے تین فائر بریگیڈوں نے موقع پر پہنچ کر آگ بجھائی۔

آگ کی وجہ سے گوداموں میں موجود سوت کی ایک ہزار گانٹھیں خاکستر ہو گئیں۔ بافت کا شعبہ بھی آگ سے متاثر ہوا۔

بھارت کے لئے پاکستان کی سوئی گیس

کراچی ۱۰ دسمبر:۔ امریکہ کی تیل کی صنعت سے تعلق رکھنے والے اخبار "پٹرولیم ویک" اس اطلاع کا ذمہ دار ہے بھارت کو پاکستان کی قدرتی گیس سے دلچسپی ہے۔ وہ اسے خرید کر اس سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے۔ اور اس کی خواہش یہ ہے۔ کہ اسے پائپ لائن کے ذریعے بمبئی پہنچا دیا جائے اس سے ظاہر ہے کہ بھارت مغربی پاکستان کی قدرتی گیس کی سب سے پہلی غیر ملکی منڈی ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ سوال بھی زیر غور ہے۔ کہ سیال گیس جہازوں کے ذریعے مشرق بعید کے دوسرے ملکوں کو بھیجی جائے۔ اگر اس گیس کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت میں مفاہمت ہو گئی۔ تو دونوں ملک اپنے اپنے علاقے میں ایسی پائپ لائن تیار کریں گے۔ جو سوئی کو بھارت کے صنعتی علاقوں سے ملا دیگی خیال یہ ہے۔ کہ بمبئی جانے والی پائپ لائن حیدر آباد سے الگ کی جائے گی۔ اور اس کا طول تین سو پینتالیس میل ہوگا۔ یہ لائن احمد آباد کے راستے بمبئی پہنچے گی۔ اور غالباً اس کے لئے وہی راہ اختیار کی جائیگی جو کسی زمانے میں بمبئی کو کراچی سے ملا دینے والی ریلوے لائن کے لئے تجویز کی گئی تھی۔

میں آپ کو خون پسینے اور آنسوؤں کا تحفہ ہی پیش کر سکتا ہوں

بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کا اظہار بے کسی

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چین اور بھارت سرحدوں کا تنازعہ عارضی نہیں۔ لہٰذا بھارت اپنے دفاع کے پیش نظر ملک میں اسلحہ فیکٹریاں قائم کرے گا۔

انہوں نے بھارت کی اقتصادی خوشحالی کا ذکر کرتے ہوئے سر ونسٹن چرچل کے وہ الفاظ استعمال کئے جو انہوں نے زمانہ جنگ میں اپنی قوم سے کہے تھے۔ انہوں نے کہا میں آپ کو جو کچھ پیش کر سکتا ہوں وہ ہے خون پسینہ اور آنسو۔

پنڈت نہرو نے یہ بیان کونسل آف سٹیٹ میں دیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا "پنچ شیلا" کا مقصد ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ لیکن موجودہ حالات نے رخ پھیر دیا ہے۔ اب ملکی معیشت کو بہتر بنانے کے علاوہ ہمیں ملکی دفاع پر بھی خاص توجہ دینی پڑے گی۔ پنڈت نہرو نے ایک بار پھر غیر جانبدارانہ پالیسی پر یقین اور اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا ہم امن پر زور دیتے ہیں۔ لیکن ہم دفاع کی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے صدر آئزن ہاور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے بھارتی لیڈر نے کہا صدر آئزن ہاور دور حاضر کے پیامبر امن ہیں۔

ہسپانوی بے روزگاروں کے لئے سرکاری امداد

بارسیلونا ۱۰ دسمبر ایک تازہ سرکاری فرمان کے مطابق ان ہسپانوی کارکنوں کو بے روزگاری کا وظیفہ دیا جائے گا جنہیں تخفیف کے پروگرام کے تحت ملازمتوں سے الگ ہونا پڑا ہے۔ اندازہ ہے کہ مارچ کے آخر تک پانچ لاکھ سے زیادہ ہسپانوی کارکن بے روزگار ہو جائیں گے۔ فرانکو کے برسر اقتدار آنے کے بعد اکیس سالوں میں یہ پہلا موقع ہے کہ ملک میں بیروزگاری کا اتنا شدید خطرہ پیدا ہوا ہے۔ نئی سکیم کے تحت کارکنوں کو بے روزگاری کے پہلے چھ ماہ تک ۷۰ فیصد بنیادی اجرتوں کے برابر وظیفہ دیا جائے گا اور اگر اس کے بعد بھی کچھ لوگوں کو کام نہ مل سکا تو اس مدت میں مزید چھ ماہ تک کی توسیع کی جا سکے گی۔

امریکہ آزاد دنیا کی سلامتی کے لئے ہر ممکن امداد دے گا

بھارتی پارلیمنٹ میں صدر آئزن ہاور کا اعلان

نئی دہلی ۱۱ دسمبر صدر آئزن ہاور نے کل بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ امریکہ آزاد دنیا کو اپنی آزادی کے تحفظ میں ہر ممکن امداد دیتا رہے گا۔ آپ نے عالمگیر تخفیف اسلحہ اور اس پر نگرانی کے خاطر خواہ انتظام کو موجودہ دور کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔

صدر آئزن ہاور کل جب پارلیمنٹ کے ایوان میں داخل ہوئے تو ان کا پرزور تالیوں سے استقبال کیا گیا۔ آپ نے بھارت کے نائب صدر مسٹر رادھا کرشنن کی تقریر کے بعد ایوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم ابھی تک اقوام عالم میں خوف کا مسئلہ حل نہیں کر سکے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی حکومت بھی اپنے علاقے کے وسائل کو محض اپنے عوام کے فائدہ کے لئے بروئے کار نہیں لا سکتی اور حکومتیں غیر ضروری اخراجات کے زیر بار ہیں ہماری تمنا ہے کہ ہم ایک بہتر دور کی طرف گامزن ہوں جہاں تک میرا تعلق ہے میری یہ ہر ممکن کوشش ہوگی کہ انسان دوسرے انسانوں کے شانہ بشانہ دنیا میں امن آزادی۔ وقار اور ہر مرد، عورت اور بچہ کے لئے ایک شاندار مستقبل کی طرف رواں دواں ہوں۔

صدر آئزن ہاور نے یہ تجویز پیش کی کہ کشیدگیاں ختم کرنے کے لئے کوئی پچاسہ یا پچاس سالہ منصوبہ منظور کر لیا جائے۔ اس سلسلہ میں صدر نے کہا۔ انسانیت کے نام پر کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم شکوک وشبہات ختم کرنے کے لئے کوئی پچاسہ یا پچاس سالہ منصوبہ بنائیں اور ماضی میں جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان کی اصلاح کریں۔

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ امریکی فوجیں اپنے ملک کے علاوہ ان دوستوں اور حلیفوں کی خدمت بھی کرتی ہیں جو امریکہ کی طرح ایک اجنبی فلسفے سے پیدا ہونے والے خطرات کو محسوس کرتے ہیں یہ فلسفہ بہت بڑی فوجی طاقت کے سہارے زندہ ہے۔ صدر نے کہا کہ امریکی مسلح طاقت محض دفاعی مقاصد کے لئے ہے۔ یہ طاقت کافی مؤثر ہے اور اس فوجی طاقت کے ذریعہ ہی امریکہ نے پائیدار امن کے قیام کے لئے ضروری کردار ادا کیا ہے۔

صدر نے یاد دلایا کہ آج سے دس سال قبل امریکی فوجوں نے کس طرح کوریا کے محاذ پر اپنا فرض انجام دیا آپ نے کہا کہ ہمیں دس سال کے اس عرصہ میں مختلف علاقوں سے تشویشناک خبریں موصول ہوتی رہیں اور امن کے لئے مسلسل خطرات پیدا ہوتے رہے۔

صدر آئزن ہاور نے کہا، امریکہ نے بین الاقوامی تنازعات طاقت کے بل پر سلجھانے کی کارروائی کبھی تسلیم نہیں کی گو ہم آزاد دنیا کی سلامتی کے لئے ہر ممکن امداد دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم تخفیف اسلحہ اور اس پر مؤثر نگرانی کی حمایت بھی کرتے رہیں گے۔

جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

تقریر کے آخر میں جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ حقوق انسانی کا بین الاقوامی چارٹر ایک قابل قدر اور قابل ستائش کوشش کا درجہ رکھتا ہے اسے ساری دنیا میں پھیلانا اور اس پر عمل پیرا ہونا ازحد ضروری ہے۔ آپ نے کہا اگر آپ لوگ اس مقدس مقصد کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے تو اس طرح آپ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں گے۔ کیونکہ یہ اسلام کے ہی بیان کردہ اصولوں پر مبنی ہے۔ لہذا آپ اور ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم ان اصولوں کو اپنانے اور انہیں روئے زمین پر نافذ کرنے کا عہد کریں

آپ کی اس انگریزی تقریر سے قبل مغربی پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن کی صدر بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں اختصار کے ساتھ انجمن اقوام متحدہ کی تاریخ اور چارٹر میں بیان کردہ اصولوں کی وضاحت کی نیز ایسوسی ایشن کے خزانچی مسٹر ذکاء اللہ مالک نے حقوق انسانی کے چارٹر کی اہمیت پر حاضرین سے خطاب کیا۔

(ترجمہ از پاکستان ٹائمز ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء)

چینی کی پیداوار میں اضافہ

لاہور ۱۱ دسمبر۔ مغربی پاکستان میں ۵۹-۱۹۵۸ء کے دوران ایک لاکھ پندرہ ہزار ٹن چینی تیار کی گئی اس سے قبل کبھی اتنی مقدار میں چینی تیار نہیں ہوئی۔ پیداوار میں یہ اضافہ موجودہ حکومت کی شیرہ سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی پالیسی کی وجہ سے ہوا ہے

مغربی پاکستان کے سیلاب کمیشن نے گیارہ سکیموں کی منظوری دے دی

چار کروڑ پچپن لاکھ روپے خرچ ہوں گے

لاہور ۱۱ دسمبر۔ مغربی پاکستان سیلاب کمیشن کا اجلاس کل لاہور میں منعقد ہوا جس میں سیلاب کی روک تھام کے سلسلے میں گیارہ منصوبے منظور کئے گئے۔ جن پر چار کروڑ پچپن لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ منظور شدہ سکیموں میں وہ سکیمیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ جو قصبہ شاہدرہ۔ شہر جہلم اور ضلع سیالکوٹ کی حفاظت کے لئے تیار کی گئی ہیں۔

فیصلہ کیا گیا کہ ایک نالہ سے نو میل پہاڑ کی جانب واقع ایک مقام پر دریائے چناب میں گرا دیا جائے اس سکیم پر تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ کمیشن نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس سکیم کی تکمیل کی وجہ سے ضلع سیالکوٹ ہمیشہ کے لئے سیلابوں کی تباہی سے محفوظ ہو جائے گا۔ فیصلہ کیا گیا کہ بھلکو کے پل اور پل انگریز بنڈرا کے درمیان گرانڈ ٹرنک روڈ کے زیادہ نشیبی مقامات پر سڑک کے علاوہ ریلوے پل بھی تعمیر کئے جائیں۔ فیصلہ کیا گیا کہ ہری پور کے قریب واقع ایک نشیبی مقام پر بھی پل باندھا جائے۔ وہ نشیبی مقام جہاں سیلاب کے دنوں میں پانی بھر جاتا ہے اور ہر سال لاہور اور راولپنڈی کے درمیان آمد ورفت رک جاتی ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ شاہدرہ بند کے چار پشتے۔ تعمیر کر دیئے جائیں تاکہ قصبہ شاہدرہ اور مقبرہ جہانگیر کی حفاظت کی جا سکے۔

کمیشن نے شہر جہلم کی حفاظت کے لئے بھی ایک سکیم منظور کی۔ اس سکیم کے مطابق پشتے۔ تعمیر کر کے دریائے جہلم کا بہاؤ دریا کی مرکزی گذرگاہ کی جانب پھیر دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے گذرگاہ سیدھی ہو جائے گی۔ درحقیقت یہ کام پچھلے مہینے لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان کے حکم کے مطابق شروع کیا جا چکا ہے۔ اس وقت جنرل اعظم خان قائم مقام صدر تھے۔ اور انہوں نے اس علاقہ کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے متعدد انجینئروں کو ہدایت کر دی تھی کہ کمیشن کی آخری منظوری کے انتظار میں ابتدائی کام شروع کر دیں۔ کمیشن نے تحصیل سرگودھا کے حاجی پور گجراں نامی علاقے کی حفاظت کے لئے بھی ایک سکیم منظور کر لی جس پر ۱۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس علاقے میں موضع دھامل سے کوٹ وڈایہ تک پہلے ہی بند تعمیر کیا جا چکا ہے۔ اب اس بند کو موضع ڈوریا گوجراں تک توسیع دی جائیگی۔ اس کے علاوہ بند کی حفاظت کے لئے پشتے تعمیر کر دیئے جائینگے تاکہ کٹاؤ کا اثر نہ ہو۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تحصیل شیخوپورہ کے موضع حلاس کے قریب بھی چند پشتے تعمیر کئے جائیں۔ کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شرقپور کے قریب دریائے راوی کا رخ بدل دیا جائے۔

کمیشن کے فیصلے کے مطابق جڑا ریلوے سٹیشن کے پل کے قریب واقع گلے کی بند ترک کر دیا جائے گا۔ اور ایک نیا بند تعمیر کیا جائیگا۔ جو موضع ننگلی تک جائے گا۔ رعیہ کے قریب ایک پشتہ تعمیر کیا جائے گا۔ تاکہ بدوملہی، نارووال ریلوے لائن محفوظ ہو جائے کمیشن نے فیصلہ کیا کہ ۱۹۵۹ء کے سیلابوں میں جن سڑکوں بندوں اور پلوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت کر دی جائے۔